DATE: 04/02/2024

☆ حصہ دوم ☆

سوال 02: ☆ یوم جزا اور سزا کا اسلامی تصور ☆

یوم جزا اور سزا کا تعارف

اسلام ایک دین ہے اور ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ یہ زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ ایک کامل دین ہے اور نمایاں خصوصیات اور تصورات کا حامل ہے۔ یوم جزا اور سزا کا تصور بھی اس کی ایک نمایاں اور امتیازی خصوصیت ہے۔ یہ اس تصور کی ایک عمدہ اور جامع تفسیر پیش کرتا ہے اور دہرے نظام احتساب کا درس دیتا ہے۔ یعنی اپنے اعمال کا صلہ اس دنیاوی عدالت میں بھی دینا ہے اور ایک روز محشر بھی ہوگا جب ہر بندے کو اس کے اعمال کا صلہ ملے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

هذا یوم الفصل ۔ جمعنکم والاولین

ترجمہ: یہی فیصلے کا دن ہے (جس میں) ہم نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو جمع کیا ہے!

(المرسلٰت: 38)

اس کا انسانی زندگی بالخصوص مسلمانوں کی زندگی پر بہت مثبت اثر پڑتا ہے اور وہ دنیاوی زندگی اس تصور کے ساتھ گزارتا ہے کہ اسے اپنے تمام اعمال کا صلہ ملے

DATE: ___/___/___

گا اور وہ اپنے اعمال کے لئے اللہ تعالیٰ کو جواب دہ ہے۔ اس لئے وہ اپنی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق نیکی کے راستوں پہ چلنے اور برائیوں سے بچنے میں گزارتا ہے۔

یوم جزا اور سزا کا معنی و مفہوم

یوم جزا اور سزا کا تصور اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اسے عقیدہ "آخرت" کہا جاتا ہے۔

"عقیدہ آخرت سے مراد یہ ہے کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کے لئے فنا نہیں ہو جاتا بلکہ ایک دن ایسا آئے گا جب اللہ تعالیٰ اس کی روح کو اس کے جسم میں ڈال کر اسے دوبارہ زندہ کر دے گا اور اسے اس کے اچھے، برے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔"

اس عقیدے کے مطابق موت زندگی کا خاتمہ نہیں بلکہ ایک جہان سے دوسرے جہان میں داخل ہونے کا دروازہ ہے۔

یوم جزا اور سزا یعنی عقیدہ آخرت کے پانچ بنیادی اجزاء ہیں:

(i) موت کا یقین

انسان کو اپنی موت کا یقین ہونا چاہیے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کل نفس ذائقة الموت

ترجمہ: ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

DATE : ___/___/______

(ii) عالم برزخ کا یقین

یہ وہ دورانیہ ہے جو مرنے کے بعد یعنی قبر سے لے کر حشر تک کا ہوتا ہے۔ علماء کے مطابق اس دورانیے میں بھی انسان سے حساب کتاب لیا جاتا ہے اور اسے اچھے برے اعمال کے مطابق سلوک کیا جاتا ہے۔

سورۃ المطففین میں دو طرح کے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے:

سجیین	علیین
بد لوگ، بد روحیں	نیک لوگ، نیک روحیں

(iii) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا یقین:

عقیدہ آخرت کے ماننے والوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا یقین ہوتا ہے اور یہی عقیدہ آخرت کا اہم جزو ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "وہ جن لوگوں کو زندہ اٹھائے جانے پر شک ہے بے شک وہ جان رکھیں کہ ہم انگلیوں کی پوروں کے نشان بنانے پر بھی قادر ہیں۔"

(القیامہ: 3،4)

(iv) یوم الحساب پر یقین:

عقیدہ آخرت کا تقاضا ہے کہ یوم الحساب پر بھی ایمان رکھا جائے اور اپنے آپ کو اس کے لئے تیار رکھا جائے۔

قرآن پاک کی سورۃ الزلزال میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

DATE: ___/___/______

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ

پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

پس جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

(7,8 : 99)

(۷) ابدی زندگی پر ایمان

عقیدہ آخرت کا تقاضا ہے کہ دنیاوی زندگی کے ساتھ ساتھ موت کے بعد یوم حساب کے بعد آنے والی ابدی زندگی پر بھی ایمان رکھا جائے۔ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جنت تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا

ترجمہ: اور اللہ اسے جنتوں میں لے جائے گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

x———x

❖ یوم جزا اور سزا اور احادیث ❖

قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے اس کا صحیح وقت اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتایا البتہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تمام مسلمانوں کو اس کی علامتیں بتائی ہیں اور اس کے بارے میں آگاہ کیا ہے۔

حدیث نبوی ہے:

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔"

اس کے علاوہ ایک اور جگہ پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قبر آخرت کی منزلوں میں ایک منزل ہے"

(ابن ماجہ)

یوم جزا اور سزا اور عقلی دلائل

عقیدہ آخرت کے بے شمار عقلی دلائل بھی موجود ہیں خود انسان کی صحیح سوچ بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے۔ ہر شخص یہ تسلیم کرتا ہے کہ نیکی کا اچھا صلہ اور برائی کا برا بدلہ ملتا ہے۔ مگر انسان کے اعمال کے تمام نتائج اس دنیاوی زندگی میں نہیں مل سکتے۔

مثلاً: بعض اوقات ایک شخص اپنی ساری زندگی برے کاموں میں گزار دیتا ہے اور اس جہان فانی میں سزا سے بچا رہتا ہے تو کیا خدا کے نظام عدل میں اس کا کوئی بدلہ نہیں۔ اسی طرح بعض بہت نیک اور صالح لوگ ساری زندگی بنا صلے کے گزار دیتے ہیں اور ظلم وستم کا بدلہ بھی نہیں لیتے تو خدا اتنا غافل تو نہیں (نعوذ باللہ) کہ صلے کے لئے دن مقرر نہ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

افحسبتم انما خلقنکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون

ترجمہ: سو کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم کو بے مقصد بنایا اور تم ہمارے پاس پھر کر نہ آؤ گے۔

(سورۃ المومنون 23 : 115)

DATE: ___/___/______

یوم جزا اور سزا کے اسلامی تصور کے انسانی زندگی پر اثرات

یوم جزا اور سزا کے اسلامی تصور کے انسانی زندگی پر بہت مثبت و صالح اثرات مرتب ہوتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

- **انفرادی اثرات**

انسان کی شخصی اور انفرادی زندگی پر یہ اثرات مرتب ہوتے ہیں:

(i) زندگی کی مقصدیت پر یقین:

عقیدہ آخرت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ انسان کو اپنی دنیوی زندگی کا مقصد سمجھاتا ہے۔ ورنہ اسے اپنی زندگی بے کار معلوم ہوتی ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

انسان کو مقصدیت ہوتا ہے تو وہ اسی کے لئے کوشش کرتا ہے کیونکہ اسے علم ہے کہ اس کی سزا و جزا مقرر ہے۔

(ii) شجاعت کا فروغ:

یہ تصور انسان کے دل سے غیر اللہ کا خوف نکال دیتا ہے جس کے نتیجے میں وہ اللہ کے سوا باقی تمام اشیاء کے خوف سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس طرح انسان میں بہادری و شجاعت کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

DATE: ___/___/______

(iii) صبر و تحمل

یہ ایمان انسان کے دل میں صبر و تحمل کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ حق کی خاطر وہ جو بھی تکلیف برداشت کرتا ہے اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر ملے گا۔ اس لئے وہ ہر مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کرتا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

ترجمہ: بے شک جنہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار ہے اور اس پر ثابت قدم رہے تو ان کو کوئی ڈر نہیں اور نہ وہ غم کھائیں گے۔

(الاحقاف 46 : 13)

(iv) غرور کا خاتمہ:

یہ عقیدہ انسان کو غرور و تکبر میں مبتلا ہونے سے روکتا ہے۔ غرور و تکبر کی بدولت انسان بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ قتلِ انسانیت اور خدائی کا دعوے دار ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ تصور، یہ عقیدہ اسے احساس دلاتا ہے کہ بڑائی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کا حق ہے باقی سب نے فنا ہونا ہے۔

حدیث نبوی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرا سا بھی تکبر ہو گا۔"

DATE: ___/___/______

(vi) اعمال میں تقویت:

یہ عقیدہ انسان کو غفلت سے دور رکھتا ہے اور نیک اعمال کی طرف رغبت بڑھاتا ہے۔ خواب غفلت کو دور کرنے کے لئے اور اللہ کے بندوں میں فکر پیدا کرنے کے لئے یہ عقیدہ بڑا اکسیر نسخہ ہے

• اجتماعی زندگی پر اثرات:

اس تصور اسلام کے ہماری اجتماعی زندگی پر بھی مثبت اور دیرپا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

(i) پاکیزہ معاشرے کا قیام

اسلامی تصورات میں یہ تصور وہ انقلابی تصور ہے جس کے نتیجے میں اسلام کے دور اول میں معاشرہ منصہ وجود میں آگیا کہ مسلمانوں کی صورت اور ان کا چال چلن دیکھ کر لوگ اسلام کے گرویدہ ہو جاتے تھے۔

(ii) امن عالم

جو لوگ اس تصور کے قائل ہو جاتے ہیں ان سے کینہ، بغض، حسد جیسی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں اور اخلاقی اچھائیاں جنم لیتی ہیں کہ جو دنیا میں امن قائم کرنے کا موجب بنتی ہیں۔

(iii) عدل و انصاف

عقیدہ آخرت کے ثمرات میں سے ایک ایسے معاشرے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جس کا امتیازی وصف عدل و انصاف ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کے بغیر کسی اچھے معاشرے کا قیام ممکن نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں عدل کرنے سے نہ روکے (مائدہ ۵ : ۸)

DATE: __/__/__

(۵) انسانی حقوق کا تحفظ

اس عقیدے کی بنیاد پر تشکیل پانے والا معاشرہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلم معاشروں نے ہمیشہ اقلیتوں کے ساتھ برابری کا رویہ رکھا محض اس لئے ظلم سے بچے رہے کہ خدا کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔

ترجمہ: تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس پر نا اکسائے کہ تم نا انصافی کرو (8:5)

(۶) عفو و درگزر کا جذبہ

یہ اسلامی تصور انسان کے اندر یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ یہ احساس اس کے اندر عفو و درگزر کی صفت پیدا کرتا ہے۔

ترجمہ: بے شک اللہ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خلاصہ بحث

مندرجہ بالا تمام بحث سے یہ اخذ کیا جاتا ہے

اسلام ایک کامل دین ہے اس لئے زندگی کے ہر شعبے میں مشعل راہ ہے۔ امتیازی خصوصیات کا حامل ہے جس میں سے ایک عقیدہ آخرت "یا سزا و جزا کے دن" کا تصور ہے جو انسان کو ذمہ داری اور خود احتسابی کا احساس دلاتا ہے۔

Islam at the crossroads
by M. Asad

اس کتاب میں بھی وہ خود احتسابی کے عمل کو سراہتے ہیں اور قرآن کی سورۃ بقرہ کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے یوم جزا اور سزا کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ خدا ہمیں دین و دنیا میں اچھائی کرنے کی توفیق دے۔ آمین

CamScanner

DATE: ___/___/______

سوال 03: اسلام کا سیاسی نظام ریاست اور معاشرے کی خوشحالی

تعارف

اسلام دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے اور ہماری دنیا کا یگانہ مذہب ہے۔ اسلام کو حکومت اور حکومت کے بڑھتے پرستش حاصل ہے۔ انسان زمین پر اللہ کا نائب ہے اور حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ اسلام کا سیاسی نظام شورائیت پر مبنی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! معاملات میں مسلمانوں سے مشورہ کیجئے۔

اسلام کا سیاسی نظام اپنے ڈھانچے کے اعتبار سے چار اصولوں پر مبنی ہے جو چاروں خلفائے راشدین کی خوبیوں کو جمع کیا جائے تو حاصل ہوتے ہیں۔ علامہ اقبال کہتے ہیں:

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اسلامی سیاست میں طاقت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور وہ بہت رحیم، کریم، اعلیٰ و ارفع ہے۔ اس نے بہترین اصول دیئے ہیں جس کے مطابق اگر سیاسی نظام کو چلایا جائے تو بلاشک و شبہ بہترین اور مثالی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ اسی لئے اسلام کا سیاسی نظام ریاست معاشرے کی خوشحالی کا ضامن ہے

DATE : ___/___/___

اسلام کا جداگانہ نظم و نسق اور سیاسی نظام

اسلام جداگانہ نظم و نسق اور سیاسی نظام کا حامل دین ہے۔ اسلام کا سیاسی نظام خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثال پیش کی۔

علامہ اقبال کہتے ہیں:

جلال پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشہ ہو۔
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اسلام کے سیاسی نظام کے اصول:

(1) اقتدار اعلیٰ کا تصور:

مغرب میں حاکمیت اعلیٰ کے مالک لوگ ہوتے ہیں جبکہ اسلام میں حاکمیت اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو قوانین قرآن میں بتا دئیے ہیں انسان ان پر عمل پیرا ہونے کا پابند ہے۔ وہ ان قوانین سے روگردانی نہیں کر سکتا۔ یہ اسلامی سیاسی نظام کا بنیادی وصف ہے۔

ومن احسن من اللہ حکما

ترجمہ: اور کون ہے جو اللہ سے بہتر فیصلہ کرے

المائدہ : 50

ہر حال میں اسے ماننا ہوتا ہے اور حق کا ساتھ دینا ہے جیسا کہ میدان کربلا میں 99 فیصد لوگ یزید کے ساتھ تھے لیکن دوسری طرف حضرت امام حسین رض اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے ساتھ اکیلے تھے لیکن حق پر تھے۔

DATE: __/__/____

(ii) انسان بطور خلیفہ:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا نائب بنا کر بھیجا۔ اس کے پاس اختیارات کلی نہیں ہیں بلکہ یہ خالق کے احکامات پر عمل کرنے کا پابند ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ثم جعلنکم خلئف فی الارض

ترجمہ: پھر ہم نے تم کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا۔

(یونس: 14)

ذاتی خواہشات کی پیروی کرنے کی اجازت نہیں بلکہ شریعت لاگو کرنا ہی سیاسی لیڈر کا کام ہے۔

(iii) شوریٰ کا تصور:

یہ اسلام میں جمہوریت کا تصور دیتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وشاورھم فی الامر

ترجمہ: اور اپنے کاموں میں ان سے مشاورت کر لیا کریں۔

(آل عمران: 159)

مثال کے طور پر غزوہ خندق کے موقع پر بھی باہمی مشاورت کی گئی اور حضرت سلمان فارسی رض کے مشورے پر خندق کھودی گئی جس کا خاطر خواہ فائدہ ہوا۔

اس لئے شوریٰ کا تصور بھی اس کا اہم اصول ہے۔

شوریٰ کی خصوصیات:

(i) خلیفہ کا چناؤ
(ii) خلیفہ کا احتساب
(iii) مشاورت
(iv) اجماع کرنا
(v) عورتوں کی نمائندگی بھی ضروری ہے۔

DATE: ___/___/_____

(۱۷) شریعت بطور قانون

اسلام کے سیاسی نظام میں شریعت کو بطور قانون رکھا جاتا ہے۔

شریعت کے ماخذ دو طرح کے ہیں

1) بنیادی ماخذ ← قرآن و سنت

2) ثانوی ماخذ ← اجماع، اجتہاد، قیاس

اسلامی شریعت میں ہر چیز کے بارے میں واضح احکامات موجود ہیں جیسے کہ:

- اسلام کا نظام عدل
- اسلام کا نظام معیشت
- اسلام کا نظام زکوٰۃ وغیرہ

قرآنی کے مطابق سیاسی نظام و نسق کو چلایا جائے۔

(۷) امر بالمعروف و نہی عن المنکر

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو حکم دیا ہے کہ وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

حدیث نبوی ﷺ ہے:

جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا جہاد ہے۔

اس طرح اسلام کی تاریخ میں بے شمار ایسے واقعات ملتے ہیں جہاں اچھائی کو فروغ دیا گیا جیسے کہ حضرت عثمان رض کا کنواں خرید کر اسے عام لوگوں کے لئے وقف کر دینا یا پھر آج کے دور میں قدرتی آفات جیسے کہ سیلاب کے دوران وزیر اعظم کا ریلیف فنڈ وغیرہ

DATE: __/__/__

(vi) بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ :

وہ تمام انسانی حقوق جو ہر حال میں دیئے جائیں جیسے کہ جان، مال، عزت کا تحفظ، آزادی گفتگو وغیرہ جو کہ بنیادی طور پر 8 ہیں ان کا تحفظ یقینی بنانا اسلامی سیاسی نظام کا اصول ہے۔

(vii) احتساب کا عمل :

احتساب کا عمل اسلامی سیاسی نظام میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے چار مراحل ہیں۔
1) خلیفہ عوام کے سامنے جوابدہ ہے۔ (2) شوریٰ کے سامنے
(3) عدالتوں کے سامنے (4) خدا کے سامنے جوابدہ ہے۔

(viii) اقلیتوں کے حقوق :

اسلامی سیاسی نظام میں اقلیتوں کو بھی برابری کے حقوق حاصل ہیں۔ ان کو ~~[illegible]~~ مذہب کی آزادی ہے اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت بھی ریاست کی ذمہ داری ہے

(ix) اسلامی ریاست بطور فلاحی ریاست

پروفیسر خورشید احمد اپنی کتاب Comparison with West میں کہتے ہیں کہ فلاحی ریاست کا مطلب ہے ریاست عوام کو روٹی، کپڑا، مکان، انصاف اور تمام سہولیات فراہم کرے اور اسلامی سیاسی نظام کی بنا ہی اس امر پہ ہے۔

مدینہ کو فلاحی ریاست کہا جاتا ہے اور وہ اس کی عمدہ مثال ہے۔

CamScanner

DATE : ___/___/______

اسلامی سیاسی نظام معاشرے کی خوشحالی کا ضامن

اسلامی سیاسی نظام میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو معاشرے کی خوشحالی کی ضمانت ہیں۔

اسلام فلاحی ریاست بنانے پر زور دیتا ہے ایک ایسی ریاست جو تمام لوگوں کو بنیادی ضروریات فراہم کرے، عدل و انصاف دے، وسائل کی منصفانہ تقسیم ہو، سماجی و معاشی برابری ہو فلاحی ریاست کہلاتی ہے۔

فلاحی ریاست دراصل ایک خوشحال معاشرے کی ضامن ہے۔ اس لئے مندرجہ بالا بیان کئے گئے اسلامی سیاسی نظام کے اصول پر اگر عمل پیرا ہوا جائے تو ایک بہترین اور مثالی معاشرہ عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ اگر حضرت ابوبکر صدیق رض کی صداقت، حضرت عمر رض کی شجاعت، حضرت عثمان کی فیاضی، حضرت علی رض کی بہادری اور سب سے بڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و سیرت کو دیکھتے ہوئے نظام حکومت چلایا جائے تو بلاشبہ وہ ایک خوشحال معاشرہ ہوگا اور بہترین سیاسی نظام اسلامی سیاسی نظام ہی ہے۔

DATE : ___/___/______

حاصل کلام:

اسلامی سیاسی نظام غربت کے خاتمے کی بات کرتا ہے نظام زکوٰۃ و صدقات کے ذریعے۔ حضرت عمرؓ نے امن و امان کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے پولیس کا محکمہ بنایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حکومتی معاملات میں شفافیت کو فروغ دیا۔ حضرت عثمانؓ نے فلاح و بہبود سے کام لیا۔ حضرت علیؓ نے تعلیم و دانشوری پر زور دیا۔

ایک ایسی ریاست جو اسلامی اصولوں کے تحت، اسلامی نظام سیاست کے تحت چلے بلاشبہ بہترین ریاست ہے اور خوشحال معاشرے کا ضامن اسلامی سیاسی نظام ہے۔

CamScanner

DATE: ___/___/______

سوال 03: اسلام میں زکوٰۃ اور صدقات کا نظام اور اس کے سماجی، اخلاقی اور روحانی اثرات

تعارف:

اسلام ایک دین ہے اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے اس لئے نظام زکوٰۃ و صدقات پر بھی مکمل اور جامع تعلیم دیتا ہے اور معاشرے پر اس کے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اسلام اپنا ایک معاشی نظام دیتا ہے۔ سود سے پاک معیشت کی تعلیم دیتا ہے۔ دولت کی گردش پہ زور دیتا ہے۔ اسلامی ریاست ایک فلاحی ریاست ہے اس لئے روٹی، کپڑا، مکان اور دیگر ضروریات زندگی ریاست کی ذمہ داری ہیں۔ اسی وجہ سے نظام زکوٰۃ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہو کر ان کے بعد آنے والے خلفائے راشدین کے دور میں بھی اس کی کئی مثالیں موجود ہیں اور آج بھی اسلامی ممالک میں زکوٰۃ کا بہترین نظام موجود ہے۔

زکوٰۃ کا معنی و مفہوم:

لفظی معنی: پاک کرنا، صاف کرنا، تزکیہ کرنا

اصطلاحی معنی: مال و دولت کی پاکیزگی کا نام زکوٰۃ ہے۔

شریعت کے مطابق:

زکوٰۃ اس مقررہ حصہ مال کو کہا جاتا ہے جس کا مستحقین کو ادا کرنا

DATE: __/__/__

کو ادا کرنا مال دار شخص پر اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا ہے۔ ایک مقررہ نصاب پر مقررہ مدت کے بعد مقررہ شرح کے مطابق حصہ زکوٰۃ کی جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والذین ھم للزکوٰۃ فعلون

ترجمہ: اور (کامیاب مومن وہ ہیں) جو زکوٰۃ کی ادائیگی کے عمل پر کاربند رہتے ہیں۔

زکوٰۃ اور صدقہ میں فرق

زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی جانب سے فرض کی گئی اور یہ ۲ ہجری میں فرض ہوئی۔ یہ اسلام کا چوتھا اہم رکن ہے اور اس کے لئے شریعت نے واضح اصول بیان کئے ہیں جبکہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اللہ کی رضا کے لئے مال خرچ کر کے عبادت کا حق ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ فرض یا واجب نہیں ہے۔ ایک نیکی کا عمل ہے۔

اسلام کا نظام صدقات و زکوٰۃ

اسلام میں زکوٰۃ کے بارے میں واضح احکامات موجود ہیں اور بارہا قرآن مجید میں نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی پر بھی زور دیا گیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

واقیمو الصلوٰۃ واٰتوالزکوٰۃ

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

DATE: __/__/____

زکوٰۃ کی شرائط

جس سے زکوٰۃ لی جائے وہ :

i) مسلمان ہو۔

ii) عاقل ہو (ہوش و حواس میں)

iii) بالغ ہو۔

iv) آزاد ہو۔

v) صاحب نصاب ہو۔

اب نصاب سے مراد وہ دولت یا مال ہے جو قرآن کی بتائی گئی حد سے بڑھ کر مال موجود ہو اور اس پر ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہو۔

جیسے کہ سونا : $7\frac{1}{2}$ تولہ

چاندی : $52\frac{1}{2}$ تولہ

2.5 فی صد

زرعی مال : زمین (بارانی) 10 فی صد

5 فی صد

مال مویشی : 5 اونٹ = 1 بکری

40 بکریاں = 1 بکری۔

مصارف زکوٰۃ

قرآن مجید کی سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 60 میں زکوٰۃ کے درج ذیل مصارف بیان کئے گئے ہیں :

(i) فقراء

(ii) مساکین

(iii) عاملین

(iv) غارمین

DATE: ___/___/______

(v) نو مسلموں کی تالیف قلب کے لیے
(vi) فی سبیل اللہ کے کاموں کے لیے
(vii) غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے
(viii) مسافر اور ضرورت مند کی مدد کے لیے

قرآن وسنت اور صحابہ کی زندگی سے مثالیں

قرآن مجید میں بار بار زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں احکامات نازل کئے گئے۔

ارشاد ربانی ہے:

واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون

ترجمہ:- اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(النور 24:56)

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف جہاد کا حکم دیا۔

حضرت عمرؓ نے زکوٰۃ اور صدقات کا ایک نظام قائم کیا جس بیت المال کہتے ہیں اور غیر مسلموں کے لیے بھی وظیفہ مقرر کیا۔

DATE: __/__/____

روحانی زندگی پر اثرات

① زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہوتا ہے اور تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ روح کو بھی سکون ملتا ہے۔

امام ابن تیمیہ کہتے ہیں :

زکوٰۃ دینے والے کا نفس تزکیہ حاصل کرتا ہے اور اس کا مال بھی پاک ہو کر بڑھتا ہے۔

② اس سے محبت الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔ مومن اپنی جان اور مال سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ مسلمانوں پر جہاد فرض کر کے ان کی اللہ سے اپنی جان سے زیادہ محبت کو آزمایا گیا اور زکوٰۃ فرض کر کے ان کے مال سے اللہ کی محبت کو آزمایا گیا۔

ترجمہ: اور ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں۔ (البقرہ : 165)

③ زکوٰۃ کا تیسرا اثر یہ ہوتا ہے کہ زکوٰۃ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرتا ہے اور اسے روحانی سکون ملتا ہے۔

آیت کا مفہوم ہے کہ: اگر تم شکر کرو گے تو تمہارا مال بڑھے گا۔

DATE: ___/___/______

سماجی زندگی پر اثرات

1- انسانی فلاح

زکوٰۃ انسانوں کی فلاح و بہبود کی ضامن ہے۔ یہ انسانیت کو غربت و افلاس سے محفوظ رکھتی ہے۔

2- سماجی ہم آہنگی

امیر اپنی دولت پر غرباء کا حق سمجھتے ہیں تو باہم محبت و اخوت کے جذبات فروغ پاتے ہیں اور معاشرے کے افراد ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔

3- دولت کی گردش

زکوٰۃ کے نظام سے دولت ایک جگہ رکتی نہیں بلکہ اس کی گردش ہوتی ہے۔ امیری غریبی کا فرق ختم ہوتا ہے۔

4- سماجی برائیوں کا خاتمہ

چونکہ غریبوں کی ضروریات بھی زکوٰۃ و صدقات سے پوری ہوتی رہتی ہیں اس لئے وہ برائیوں سے دور رہتے ہیں۔ چوری، حسد وغیرہ جیسی برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے

5- ترقی و خوشحالی کا ذریعہ

زکوٰۃ و صدقات کی رقم معاشرے کی فلاح و بہبود پر لگائی جاتی ہے۔ اس سے معاشرہ ترقی و خوشحالی کی طرف جاتا ہے۔ غربت کا خاتمہ ہے۔

CamScanner

DATE: ___/___/______

٭ اخلاقی زندگی پر اثرات ٭

(1) بخل کی صفت کا زائل ہونا:

زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان میں بخل کی صفت زائل ہو جاتی ہے اور بخل سے نجات کی اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے

ترجمہ: اور جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچائے گئے سو وہی کامیاب ہیں۔ (الحشر: 19)

(2) صلہ رحمی

زکوٰۃ اور صدقات میں سب سے پہلا حق اپنے قریبی رشتہ داروں کا ہوتا ہے۔ اس سے صلہ رحمی کے جذبے کو فروغ ملتا ہے۔

(3) عزت نفس کا حصول

زکوٰۃ و صدقات کے نظام کے تحت دولت امیروں سے غریبوں تک جاتی ہے۔ فرض و حق کا معاملہ ہے اس لئے وہ بھیک مانگ کر عزت نفس مجروح ہونے سے بچاتی ہے۔

(4) تزکیہ نفس

زکوٰۃ و صدقات تزکیۂ نفس کا ذریعہ ہیں اور انسان کی اخلاقی زندگی پر اس کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔